| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم الله الرحمن الرحيم

رضاخانی نبوت.... اپنے ہی خنجر تلے

سب سے زیادہ عزت مند قلم اس کا ہے جس نے عفو کی تحریر لکھی، اور سب سے بدترین خطرناک قلم اس کا ہے جس نے جھوٹی دستاویز لکھی۔

میری رائے سے اختلاف ممکن ہے لیکن " **حسام الحرمین** " کے سفید کاغذ کو سیاہ کرنے والی قلم کی گواہی سورج کی روشنی سے زیادہ روشن ہے۔ ہاں یہ اس قلم کی گواہی ہے جس نے انگریز آقا کے دربار میں پرورش پانے والے احمد رضا بریلوی عرف اعلحضرت کی حسرت میں دبے راز فاش کر دئے۔

یہ بات تو کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی اور احمد رضا بریلوی کو انگریز نے اپنے مقاصد کے لئے کھڑا کیا، ایک کو جھوٹا نبی اور دوسرے کا جھوٹا مجدد بنایا لیکن یہ راز ایک عرصہ تک اعلحضرت کی کتابوں میں محصور رہا کہ فتنہ رضاخانیت کے بانی احمد رضا خان بریلوی کا مرزا قادیانی سے اصل جھگڑا اور اختلاف انگریزی نبوت پر تھا۔ اعلحضرت صاحب خود کو قادیانی کے مقابلے میں انگریزی نبوت کے لئے زیادہ اہل اور حقدار سمجھتے تھے جبکہ انگریز کی دور اندیشی مرزا قادیانی کو احمد رضا بریلوی سے زیادہ عقلمند، شاطر اور مکار جانتی تھی۔ انگریز آقا کا مرزا قادیانی کے حق میں فیصلہ اعلحضرت پر شاق ضرور گذرا لیکن خاموشی میں ہی عافیت سمجھی، کر بھی کیا سکتے تھے غلاموں کو انگریزی درباروں میں اتنی آزادی تو نہ تھی کہ لب کشائی کر سکے۔

الغرض اعلحضرت صاحب کے دل میں چھپا انگریزی نبوت کا بھوت بعض اوقات اعلحضرت کے سیاہ قلم پر غالب آجاتا اور سفید کاغذ پر دل میں چھپی انگریزی نبوت کی حسرت کا راز فاش کر جاتی۔

اعلحضرت صاحب کی کتابوں پر سنجیدگی سے نگاہ ڈالی جائے تو کئی جگہ تحریروں میں انگریزی نبوت کی بو محسوس ہوگی (اس موضوع پر ساجد حنفی بھائی نے اعلحضرت کی کتابوں سے چند اقتباسات کو جمع کر کے اعلحضرت کی انگریزی نبوت کو مترشح کیا ہے۔) یہاں مزید ایک ادنی کوشش کرتے ہوئے بدنام زمانہ حسام الحرمین نامی جھوٹی دستاویز کے ایک اقتباس سے قلم خبیثہ سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہونے والی انگریزی بنوت کے دعوی کو فاش کرنا چاہتا ہوں۔

اعلحضرت صاحب اپنی بدنام زمانہ جھوٹی دستاویز " حسام الحرمین " کا آغاز ہی علماء عرب (علماء حرمین شریفین) کی شان وعظمت میں ان شاندار تعریفی کلمات سے کرتے ہیں۔

مکیة مهری تصدیقات(۱۳۲۵ھ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم.

سلام ہماری طرف سے اور اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین ﷺ کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر اللہ تعالیٰ درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی ﷺ اور سب انبیاء علیہم السلام پر پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجتمند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ عظمت والے کریموں' سخا والے رحیموں سے عرض کرے جنکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلا ورنج دور فرماتا اور اُن کی برکت سے خوشی وسودمندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہب اہلسنت ہندوستان میں غریب ہے۔ اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب شر بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے' جب تلواروں

سنا ہے کہ شیطان سب سے پہلا حملہ آدمی کے شکم پروری پر کرتا ہے۔ پیٹ پوجا کی حرص وہوس اتنی زہریلی ہے کہ آدمی کو اپنے سخت ترین دشمن کے آگے بچھا دیتا ہے۔

ایک طرف اعلحضرت صاحب کی طرف سے انہی علماء حرمین پر **کفر و ارتداد** کا فتویٰ عائد کیا جاتا ہے، ان کی موجودگی اور نمائندگی میں حج جیسی اہم ترین عبادت سے روکا جاتا ہے۔ **اور پھر دوسری طرف انہی علماء نجد کے سرداروں اور فاضلوں پر سلام، رحمتیں اور برکتیں نبی مکرم، رحمۃ اللعالمین ﷺ پر درود وسلام سے پہلے بھیجی جارہی ہیں۔**

الغرض اعلحضرت صاحب حسام الحرمین میں وہابیوں (مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے سرداروں اور فاضلوں) پر سلام، رحمتیں، برکتیں بھیجتے ہیں اور کتاب تجانب اہل سنۃ صفحہ 257 از حزب الاحناف لاہور میں انہی علماء حرمین شریفین پر کفر اور ارتداد کا فتویٰ جاری کرتے ہیں۔

" کفار نجد کے اس مجموعہ خبیثہ میں اور بھی بکثرت **کفریات قطعیہ و ارتدادات یقینیہ** ابلے کھلے پھر رہے ہیں مگر آدمی کے کافر و مرتد ہوجانے کے لئے معاذ اللہ ایک ہی کفر و ارتداد بس کافی ہے۔"

قطع نظر کہ ان دونوں تحریر میں کس قدر تضاد ہے۔ اعلحضرت صاحب کی طرف سے جاری ہونے والے فتوی میں لفظ کفر وارتداد پرغور کرنے سے ان کے دعوی نبوت کا راز فاش ہوجاتا ہے۔

لفظ "کفر" اور لفظ "ارتداد" میں فرق ہے۔

کفر کا فتوی اسی صورت عائد ہوگا جب آدمی ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کردے۔

اور ارتداد کا فتوی اسی صورت جاری ہوگا جب آدمی دین اسلام کو قبول کر لینے کے بعد اس سے برگشتہ ہوجائے۔

یقیناً جو آدمی اپنے مذہب کو چھوڑ دے وہ اس سابقہ مذہب کا باغی اور مرتد قرار دیا جاتا ہے۔

دین اسلام کے اصول کے مطابق کسی کافر پر جبر نہیں لیکن جو انسان ایک بار سیدالاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کو قبول کرلے پھر کوئی گنجائش نہیں اور نہ اختیار رہتا ہے اسے چھوڑنے کا۔ اگر پھر بھی کوئی اسلام کو چھوڑ دے، اس سے برگشتہ ہوجائے تو وہ مرتد کہلائے گا اور ان پر ارتداد کا حکم جاری ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی عالم، مفتی، بزرگ، شیخ کی بات، رائے، نصیحت یا فرامین سے انحراف پر ارتداد کا حکم اور فتوی جاری نہیں ہوسکتا،

ارتداد کا حکم اور فتوی صرف اور صرف نبی ورسول علیہ السلام کے دین و مذہب کے چھوڑنے پر ہی لاگو ہوتا ہے۔ اگر کسی پر ارتداد کا فتوی جاری ہوگا تو یہی مراد لی جائے گی کہ یہ شخص نبی علیہ السلام کے دین ومذہب سے برگشتہ ہوچکا ہے۔

ارتداد کے اس اصول کے بعد اعلحضرت صاحب کی مکاری میں چھپی انگریزی نبوت ظاہر ہوچکی ہے۔

اعلحضرت صاحب اپنی جھوٹی دستاویز حسام الحرمین کو ترتیب دیتے ہیں، علماء عرب سے دستخط کرواتے ہیں اور پھر اپنے خودساختہ تکفیری مذہب رضاخانیت کو حق اور دیگر دیوبند مکتبہ فکر کو باطل قرار دینے کی آگ پورے ہندوستان میں لگا دیتے ہیں۔ جب علماء عرب کے علم میں یہ بات لائی جاتی ہے اور خود علماء حرمین شریفین تحقیق کرتے ہیں تو یقیناً یہ تحقیق ان مخلص علماء حرمین کو مغموم کردیتی ہے کہ ایک ایسے ہندوستانی شخص نے ہم سے اپنی مکاری وعیاری میں چھپی جھوٹی تحریر پر فتوی لیا جو خود ایک نئے باطل مذہب کا بانی ہے اور وہ اپنے انگریز آقا کو خوش کرنے کے لئے برصغیر کے اہل حق علماء وصلحاء کی عبارات میں قطع وبرید کرکے غلط اور فاسد عقائد ترتیب دے کر ان کی طرف منسوب کرتا ہے۔

لہذا اپنی ذاتی تحقیق کے بعد علماء عرب متفقہ طور پر اپنے سابقہ فتوی سے رجوع کرلیتے ہیں اور اعلحضرت کے نام نہاد خودساختہ تکفیری مذہب کا بھرپور رد کرتے ہوئے اہل سنت والجماعت واہل حق دیوبند مکتبہ فکر کے حق میں فتوی جاری کرتے ہیں۔

علماء حرمین شریفین نے جب اعلحضرت صاحب کے تکفیری مذہب کو واصل جہنم کردیا تو اعلحضرت صاحب کی روح تڑپ اٹھی اور اپنے مذہب (جس کی خصوصی طور پر وصیت کر چکے ہیں کہ میرا مذہب جو میری کتابوں میں موجود ہے وہ ہر فرض سے اہم فرض ہے) کو رد اور واصل جہنم کرنے کی پاداش میں علماء عرب پر **ارتدادات یقینیہ** کا فتوی داغ دیا۔

رضا خانیوں کیا اعلحضرت صاحب کی جھوٹی دستاویز اور ان کے مذہب کو باطل سمجھتے ہوئے رد کرنا ارتداد کہلاتا ہے؟

1۔ اگر واقعی یہ ارتداد کہلاتا ہے اور ایسے شخص پر جو اعلحضرت صاحب کے مذہب کو رد کردے، ارتدادات یقینیہ کا حکم اور فتوی جاری ہوگا۔۔۔۔تو گویا بریلویوں کی طرف سے رضا خانیت کے کالے پردے میں چھپے انگریزی نبوت کا اقرار کرلیا گیا ہے، کیونکہ ارتداد کا حکم صرف نبی و رسول علیہ السلام ہی کی شریعت سے برگشتہ ہونے پر لاگو ہوتا ہے، کسی مولوی یا مفتی کے اقوال پر نہیں۔

2۔ اگر رضا خانیت کے نزدیک اعلحضرت صاحب نبی نہیں ہیں تو پھر 14 سال کی عمر میں فتوی کے مسند پر بیٹھنے والے احمد رضا خان بریلوی عرف اعلحضرت پر جہالت کا فتوی لازم آئے گا۔

رضاخانیت کے لئے صرف دو راستے ھیں

1۔ مولوی احمد رضا بریلوی کو کھلے طور نبی تسلیم کرلیا جائے۔۔۔۔ یا

2۔ مولوی احمد رضا بریلوی کو جاہل مولوی تسلیم کرلیا جائے

فیصلہ کا سب سے آسان حل

انگریزی دربار میں وجود پانے والے تکفیری مذہب رضا خانیت کا ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔

بائے بائے

خاکپائے احناف دیوبند

ضرب فاروقی